دُعا کے فضائل و آداب

05-March-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

بیان:10 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ المومنین، حضرت علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم سے روایت ہے کہ رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ کریم کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ [1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۷۰

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سمٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"دُعا کے فضائل و آداب"** دعا بندوں کے لئے ربِّ کریم سے رابطے کا بہترین ذریعہ ہے، دُعا عبادت کا مَغز ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا مُحسن کا شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ دُعا کی برکت سے دِینی و دُنیوی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، مومن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں دُعا کرنے کے فضائل، دُعا کرنے کے آداب، قرآن و احادیث میں دُعا کرنے کی ترغیبات، دعائیں قبول ہونے اور نہ ہونے کی وجوہات کے ساتھ بُزرگانِ دِین کے دُعا کے حوالے سے واقعات و ترغیبات سنیں گی،

www.dawateislami.net

اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے دُعا کے مُتعلّق ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دُعا کی برکت سے ظالم حاکم سے نجات

تابعی بُزرگ، حضرت صَفْوان مازنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو کثرت سے عبادت، خُوب گریہ وزاری اور کثرت سے دعا کرنے والے بُزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھتیجے کو ظالم و جابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَرا اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَد کر دیا، حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری اور رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آ گئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوان! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر! یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا تو انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا مانگی، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے حضرت صَفْوان کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: حضرت صَفْوان کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے

www.dawateislami.net

بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ وہ سیدھا اپنے چچا حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے پوچھا: کون؟ تو آواز آئی آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے سارا واقعہ سنا دیا، حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔ (1)

مہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار　　اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر جب دُعا کی اور اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کی تو وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور آپ کے بھتیجے کو ظالم حاکم کی قید سے رہائی نصیب ہوگئی۔ واقعی دُعا کی بڑی برکتیں ہیں، دعا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، دعا عافیت کا ذریعہ ہے، دُعا برکت کا ذریعہ ہے، دعا رحمتِ الٰہی کا دروازہ ہے، دعا بلاؤں کو دور اور مقاصد کو پورا کرتی ہے، دعا کی برکت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، دعا کی برکت سے مصیبت اور غم دور ہوتے ہیں، دعا کی برکت سے ظالموں سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے اور بالخصوص صُبح کے وقت مانگی جانے والی دُعائیں اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں، چُنانچہ

---

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ...الخ، ص ۳۲۴

www.dawateislami.net

جلد قبول ہونے والی دعا

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کونسی دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کے پچھلے پہر اور فرضوں کے بعد مانگی جانے والی دعا۔[1]

یاد رکھئے! رات کے پچھلے پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، کیونکہ یہ تجلیاتِ اِلٰہیہ کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور ہر فرض نماز کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے، کیونکہ نماز ربّ سے مناجات کا نام ہے اور اس سے فضل مانگنے کا محل ہے۔ ترمذی کی روایت میں یوں ہے: رات کے پچھلے پہر ربّ کی رحمت بندے سے زیادہ قریب ہوتی ہے، اگر ہو سکے تو اُن کے ساتھی بن جاؤ جو اِس وقت اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صُبح کے وقت مانگی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں، صُبح کے وقت بارگاہِ الٰہی سے نِدا دی جاتی ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دُعا کو قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا میں اسے عطا کروں؟

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنے اور دعائیں کرنے کی بجائے ساری ساری راتیں فضولیات اور گناہوں میں گزار دی جاتی ہیں، کبھی ساری رات فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تو کبھی ساری رات سہیلیوں کے ساتھ فُضُول باتوں

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/ ۳۰۰، حدیث: ۳۵۱۰

2 ۔۔۔ دلیل الفالحین، کتاب الدعوات، باب فی مسائل من الدعاء، ۴/ ۳۰۳، تحت الحدیث: ۱۴۹۸ ملتقطا

www.dawateislami.net

میں گزار دی جاتی ہے۔ کبھی موبائل فون پر باتیں کرتے ہوئے تو کبھی موبائل پر گانے باجے اور ویڈیوز دیکھتے ہوئے اپنی راتوں کو برباد کیا جاتا ہے، رات کے پچھلے پہر دعائیں کیا کی جاتیں نمازِ فجر ہی چھوڑ دی جاتی ہے اور پھر نماز کا وقت بستر پر ہی گزار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمیں چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نہ صرف نمازِ فجر بلکہ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کیا کریں، آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ☆ دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، ☆ دُعا اللہ پاک سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب پانے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں مانگنے، اس کے فضل و انعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا بڑا آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، ☆ دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت کے پیارے بندوں کی پیاری عادت بھی ہے، ☆ دعا ایک بہترین عبادت بھی ہے، ☆ دُعا مانگنا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنّتِ مبارکہ بھی ہے اور ☆ دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دُعا کی اَہمیّت اور قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے اور مناجات کرنے کا حکم دے رہا ہے، بلکہ ساتھ ہی ان

www.dawateislami.net

دعاؤں کی قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے، چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المومن: ۶۰)

اس آیتِ کریمہ کے تحت اِمام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ پاک کی عبادت سے ہی نفع پہنچے گا اس لئے اللہ کریم کی عبادت میں مشغول ہونا انتہائی اَہم کام ہے اور چونکہ عبادات کی اَقسام میں دُعا ایک بہترین قسم ہے اس لئے یہاں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔[1] اسی طرح پارہ 2 سُورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 186 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ ترجَمۂ کنزالایمان: دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (پ۲، البقرة: ۱۸۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں فرمارہا ہے مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ امیری ہو یا غریبی، خوش حالی ہو یا تنگدستی، بیماری ہو یا تندرستی، مصیبت میں ہوں یا عافیت میں، دنیوی پریشانی ہو یا دینی، اَلْغَرَض! ہر حال میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی دعائیں کرتے تھے، آپ وقتاً فوقتاً دُعا کی اَہمیّت کو بھی بیان فرماتے اور رات

1 . . . تفسیر کبیر، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۶۰، ۹/۵۲۷

www.dawateislami.net

دن مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے۔ آیئے! دُعا کی اَہمیّت و فضیلت کے بارے میں چند اَحادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دُعا کی فضیلت پر احادیثِ مُبارکہ

1. ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (2)
3. ارشاد فرمایا: لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللہِ مِنَ الدُّعَاءِ یعنی اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مُکرّم نہیں۔ (3)
4. ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا، اللہ پاک سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ پاک کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔ (4)
5. ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں، جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کردے؟ رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (5)

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2 ۔۔۔ مستدرک، کتاب الدعاو التکبیر ۔۔۔ الخ، باب لیس شیء اکرم ۔۔۔ الخ، ۲/۱۵۸، حدیث: ۱۸۴۴

3 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱

4 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

5 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

www.dawateislami.net

دعا کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کیسے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، ان کے علاوہ بھی دعا کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، مثلاً☆ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆ دعا دین کا ستون ہے۔☆ دُعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ ☆ دعا مانگنا دشمن سے نجات اور رزق وسیع ہونے کا ذریعہ ہے۔☆ دُعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔☆ دُعا رحمت کی چابی ہے۔☆ دعا اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ ☆ دُعا بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔☆ دعا کرنے والے کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔☆ دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں قدر و منزلت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔☆ دُعا بے سہاروں اور غم کے ماروں کا سہارا ہے۔☆ دعا مددِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔☆ دُعا کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے

منقول ہے کہ ایک دن حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مجلس میں آئے، تو اُس وقت حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پارہ 27 کی اس آیت کریمہ:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد(کے لئے)۔

www.dawateislami.net

کی تفسیر بیان کررہے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اس آیت کی ایسی تفسیر بیان کی کہ لوگ رونے لگے، اس دوران ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے مومن بندے! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرلے تو اللہ کریم قبول فرمائے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: ربِّ کریم تیرے گناہوں کو معاف کردے گا، جب حضرت عتبہ نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے، جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ان کے قریب آکر یہ اشعار پڑھے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ

اے اللہ پاک کے نافرمان جوان! تُو جانتا ہے کہ نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لئے پُر شور جہنم ہے اور حشر کے دن کی سخت ناراضی ہے۔ اگر تُو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رُک جا۔ تُو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عُتْبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی توبہ ربِّ رحیم قبول کرلے گا؟ آپ نے کہا: درگزر کرنے والا ربّ ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عُتْبہ نے سر اٹھا کر ربِّ کریم سے تین دعائیں مانگیں:

(1)...اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کرلیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

www.dawateislami.net

(2)...اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قراءت کو سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(3)...اے اللہ! مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے رزق دے جس کا میں تصوُّر بھی نہ کر سکوں۔

چُنانچہ اللہ کریم نے حضرت عُتْبہ کی تینوں دعائیں قبول کر لیں، ان کا حافظہ اور فہم و فراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور ان کے گھر میں ہر روز شوربے کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔[1]

نہ کر رد کوئی اِلتجا یااِلٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یااِلٰہی
رہے ذِکْر آٹھوں پَہَر میرے لب پر ترا یااِلٰہی ترا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے توبہ کی اور بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا اور استغاثہ پیش کیا تو آپ کی تینوں دعائیں قبول ہوئیں اور آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور آپ ربِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل ہو گئے۔ یقیناً دُعا کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، دُعا بندے کو رب کے قریب کر دیتی ہے، دُعا افضل ترین عبادت ہے۔

1...مکاشفة القلوب، الباب الثامن فی التوبة، ص۲۸، ۲۹۔ نیکی کی دعوت، ص۴۰۶

www.dawateislami.net

یاد رکھئے! جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کے قَبول و دُرست ہونے کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آداب کو ایک خاص اَہمیّت حاصل ہے، اگر دُعامیں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوجائیں تو ہمیں چاہیے کہ دُعا کے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔ چُنانچہ

آدابِ دعا

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُعا کے موضوع پر ایک بہترین کتاب بنام "اَحسَنُ الوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاء" تحریر فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیہ نے انتہائی محنت و لگن کے ساتھ اس کتاب کی تسہیل و تخریج کا کام سرانجام دیا اور **فضائلِ دعا** کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب دعا سے مُتَعَلِّق تمام احکام کی جامع ہونے کے ساتھ ساتھ کئی قرآنی آیات کی تفسیر، احادیث کی تشریح، نہایت اَہم عقائد کی تحقیق اور اَہم وضاحتوں کے ساتھ ایک زبردست علمی شاہکار ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اسلامی بہن کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیّۃً حاصل کیجئے اور اس کو پڑھئے۔ آیئے! اس کتاب سے دعا کے کچھ آداب اور ان سے حاصل ہونے والے ایمان افروز نِکات سنتی ہیں:

www.dawateislami.net

دُرُودِ پاک پڑھیے

یاد رکھیے! دُعا کے آداب میں سے ایک اَدَب دعا سے پہلے اور بعد میں دُرُودِ پاک پڑھنا بھی ہے، کیونکہ درودِ پاک کی برکت سے دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے: چُنانچہ

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرت ابُو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے اور اپنی دُعا کو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ختم کرے، کیونکہ اللہ پاک دونوں دُرُودوں کو قبول فرماتا ہے اور وہ پاک ہے اس بات سے کہ (دُعا کے اَوّل و آخر) دونوں دُرُودوں (کو تو قبول کرے اور ان) کے درمیان (والی چیز یعنی) دُعا کو چھوڑ دے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارکہ پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبول ہوں گی۔ دعا سے پہلے درودِ پاک پڑھنے کی تو خود نبیِ کریم، رءُوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی ترغیب ارشاد فرمائی ہے: چُنانچہ

1 … دلائل الخیرات، فصل فی الفضل الصلوة، ص ۴

www.dawateislami.net

دُعا سے پہلے دُرُودِ پاک پڑھنے کی ترغیب

حضرت فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ** یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** یعنی اے نمازی! تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ پاک کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ پاک کی حمد بیان کی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ**، اے نمازی! تُو دُعا مانگ! تیری دعا قبول کی جائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مسلمانوں کے لئے دُعا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہ بھی ہو تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/ ۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷

www.dawateislami.net

حضرت ابو الشیخ اَصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنّت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ پاک پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 19 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹) ترجمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔

حضرتِ عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: **مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللہُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً** یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ کریم اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[1]

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ**" میں فرماتے ہیں: جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اِس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں

1۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنین۔۔۔الخ، ۱۰/۳۵۲، حدیث:۱۷۵۹۸

www.dawateislami.net

اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ! ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔

آیئے! میں اور آپ مل کر تمام مومنین و مومنات کے لئے دُعا کرتی ہیں، میرے ساتھ مل کر پست آواز سے پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔

یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن و مومِنہ کی مغفِرت فرما۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ جب بھی پریشانیاں دور ہونے، بیماریوں سے شفا پانے، رزق میں برکت پانے اور حصولِ مغفرت کے لئے دُعائیں مانگیں تو اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں، مسلمان بہنوں، اپنی استانیوں اور والدین کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ والدین کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: **اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ** یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[1] لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو اپنے گھر والوں اور بالخصوص والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یقینِ کامل کے ساتھ دُعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم دُعا کے آداب سن رہی تھیں، دُعا ایک

---

1 . . . کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین، جز ۱۶، ۸/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

www.dawateislami.net

نعمت اور دونوں جہانوں میں کام آنے والی دولت ہے، دُعا اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کرنے کا ذریعہ ہے، لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو رحمتِ الٰہی پر یقینِ کامل، اخلاص اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اپنے دل کو حاضر رکھیں اور دُعا مانگنے والی اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ پاک میری دُعا اپنے فضل وکرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ کیونکہ غفلت سے مانگی جانے والی دُعا اللہ پاک قبول نہیں فرماتا، چُنانچہ

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ پاک غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بے توجُّہی و بے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا نہ مانگیں بلکہ جب بھی دُعا کریں تو انتہائی توجّہ اور یکسوئی کے ساتھ، دل ودماغ کو حاضر کر کے یقینی انداز میں کریں۔ کیونکہ مومنوں کے لئے سب سے بڑی سعادت اور خوشخبری کی بات یہ ہے کہ ان کی دُعائیں بارگاہِ الٰہی سے رَدّ نہیں ہوتیں، چُنانچہ

مومن کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ بروزِ قیامت بندۂ مومن کو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک پوچھے گا: اے بندے! کیا تُو میری ہی عبادت کرتا تھا؟ عرض کرے گا: ہاں! ربِّ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھ سے ہی دُعا کرتا تھا؟ کہے گا: ہاں! اللہ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھے ہی یاد کرتا تھا؟ عرض کرے گا:

1 … ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

www.dawateislami.net

ہاں! تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس جگہ بھی تُو نے مجھے یاد کیا میں نے اسی جگہ تجھے یاد رکھا اور جب بھی تُو نے دعا مانگی تو میں نے تیری دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ پھر حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **بندۂ مومن کی کوئی دُعا رد نہیں کی جاتی (1) جو کچھ اس نے مانگا یا تو وہ اسے دنیا ہی میں عطا کر دیا جاتا ہے (2) یا اس کا ثواب آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے (3) یا اس دُعا کے سبب اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔**[1]

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں قُدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام بخاری کے وسیلے سے دعا

علامہ تاج الدّین سُبکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے (دو سو سال) بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ استسقا پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ پاک سے بارش کی دُعا مانگو، شاید تمہاری دُعا قبول ہو جائے۔ قاضی نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور لوگوں کے ساتھ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر پر آیا، امام بخاری کے وسیلے

1… حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/۳۶۸، رقم:۲۵۹۵

www.dawateislami.net

سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بخاری سے قبولیتِ دُعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خشوع و خضوع سے اس نے دُعا مانگی، اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے اور سات روز تک مسلسل بارش ہوتی رہی اور اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام خرتنگ سے سمرقند تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا۔(1)

نیکوں کے وسیلے سے دعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے ربِّ کریم کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے مشکلات آسان ہوتی اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اور صالحین کے وسیلے سے دعا کریں، ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

امامِ اعظم کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگتے

حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب کسی مسئلہ کا حل میرے لئے مشکل ہو جاتا تھا تو میں بغداد جا کر حضرت امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر اپنے اور خُدا کے درمیان امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مُبارک قبر کو وسیلہ

1 . . . طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الثانية، ۲/۲۳۴

www.dawateislami.net

بنا کر دعا مانگتا تھا تو میری مراد پوری جاتی اور مسئلہ حل ہو جایا کرتا تھا۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی دُعا کریں تو نیک بندوں کے وسیلے سے دُعا کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خوب خوب دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ربِّ کریم سے مانگی گئی دُعائیں رائگاں نہیں جاتیں، بالفرض اگر ہماری کوئی دُعا قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور ہی سمجھا جائے اور غور کرنا چاہئے کہ کس وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں، ہمیں دعا مانگنا نہیں آتی، دُعا کے آداب نہیں آتے یا پھر ہم نے ایسے اسباب اپنا لیے ہیں، جن کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ آیئے! قبولیتِ دعا میں رکاوٹ کے سب سے بڑے سبب کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

گناہوں میں مبتلا رہنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُعائیں قبول نہ ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گناہوں سے **تلوُّث** (یعنی گناہوں میں مبتلا رہنا)

1 ... الخیرات الحسان، ص ۹۴

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا قبول نہ ہونے کے اس سبب پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے کہ ایک طرف ہم گناہوں میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف دعاؤں کے قبول نہ ہونے پر ہم شکوہ و شکایت کرتیں اور دُعا قبول نہ ہونے پر طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں کہ نہ جانے ہم سے ایسی کون سی خطا ہو گئی جس کی ہمیں سزا مِل رہی ہے۔

اگر پوچھا جائے کہ آپ نَماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے: نہیں۔ دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، نہ جانے کیا خَطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مِل رہی ہے! اور نَماز میں غَفلت تو نظر ہی نہیں آرہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَاللہ) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی بھی وقت ہے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیجئے، نیک اعمال اور نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نیکیاں کرنے اور عبادت کا بیج بونے کا مہینا جاری و ساری ہے، اس مہینے میں خوب خوب نیکیاں کرلیجئے، آج سے ہی فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پر کمر باندھ لیجئے، نفلی روزے رکھئے اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاریں لوٹنے والی بن جائیے۔ اس مہینے کی جہاں بے شمار برکتیں ہیں وہیں اس مہینے کی 15 تاریخ کو حضرت اِمام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اپنے دل میں نیکیوں کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں: چُنانچہ

تذکرۂ حضرتِ امام جعفر صادق

حضرتِ **امام جعفر صادِق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 83 ہجری پیر شریف

www.dawateislami.net

کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنْیَت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرتِ امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے، عبادت و ریاضت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا، میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔[1]

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکادے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 ہجری کو کسی بدنصیب نے زہر دیا، جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ اقدس جنّتُ الْبقیع والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔[3]

صدقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

(حدائقِ بخشش، ص۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل

2... حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق، ۲۲۶/۳، رقم: ۳۷۸۵

3... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۹

www.dawateislami.net

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب سنتی ہیں: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شامِلِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[3] دعا پڑھنے کے بعد گھر

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٩٧، حدیث: ١٧٥

2 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج . . . الخ ۴/۴٢٠، حدیث: ٥٠٩٥

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل . . . الخ، ۴/۴٢٠، حدیث: ٥٠٩٦

www.dawateislami.net

والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الْاخلاص شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن** ترجمہ: "ہم پر اور اللّٰہ کریم کے نیک بندوں پر سلام "تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[1] یا اس طرح کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[2] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم** کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 **صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 . . . ردالمحتار، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۲

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۴۵۳، حصّہ ۱۶

www.dawateislami.net